بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ

تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرآن کا علم حاصل کریں اور (دوسروں کو) اس کی تعلیم دیں

مکمل نورانی قاعدہ

جس کو اولاً مولوی نور محمد صاحب لدھیانویؒ نے مرتب کیا تھا، اب اس کو بڑے اہتمام کے ساتھ کثیر صرفہ کر کے مجلس دعوۃ الحق ہردوئی نے قدیم نسخہ کی مطابقت کے بعد اور بہت سے مفید اضافوں کے ساتھ دوبارہ مرتب کر کے شائع کیا۔

اسم گرامی متعلم: ....

اسم گرامی متعلقہ استاذ: ....

مدرسہ/مکتب: ....

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اما بعد!

یہ ناکارہ عرض کرتا ہے کہ ایک عرصہ مختلف مطابع کے نورانی قاعدوں میں طباعت کی کوتاہیوں سے اور بچوں اور معلمین کو پڑھنے پڑھانے میں پریشانی لاحق ہونے سے فکر اور تلاش تھی کہ اس قاعدہ کا کوئی قدیم نسخہ مل جاتا جس سے مطابقت کی جاتی اور موجودہ دشواریوں کا حل نکالا جاتا، چنانچہ بفضلہٖ تعالیٰ جدوجہد کرنے پر ترمیم شدہ قدیم نسخہ مطبوعہ پرنٹنگ ورکس لاہور کا ۱۳۵۰ھ کا چھپا ہوا مل گیا جس سے مطابقت کرنے پر ظاہر ہوا کہ آج کل کے نورانی قاعدے اس کے خلاف ہیں، اس ترمیم شدہ قدیم نسخہ کو سامنے رکھ کر متفرق مقامات میں خدام مدرسہ اشرف المدارس ہردوئی نے مفید اضافے بھی اپنے تجربہ سے کئے، اس لئے اس کا نام مکمل نورانی قاعدہ تجویز کیا۔

اس کے بعد جناب حکیم قاری افسر پاشاہ صاحب نے کچھ مشورے دیئے جن کو سامنے رکھ کر اساتذہ کرام وذمہ داران مدرسہ فیض العلوم نے ضروری ترمیمات کے ساتھ قاعدہ کو مرتب کر کے ہردوئی بھیجا، یہاں اشرف المدارس کے اساتذہ کرام درجہ حفظ وناظرہ نے اس پر نظر ثانی کی اور کچھ ترمیمات بھی نیز کچھ مشورے بھی دیئے جس کو آپ حضرات کے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔

اور گزارش ہے کہ جو مشورہ یا ترمیم کسی صاحب کے نزدیک مناسب معلوم ہو، اس سے مطلع فرمائیں، (اب بجائے الگ الگ حصوں کے یکجا مع طریقہ تعلیم شائع کیا جارہا ہے)

جزاھم اللہ تعالیٰ

(محی السنۃ حضرت مولانا شاہ محمد) **ابرار الحق** عفی عنہ (نور اللہ مرقدہ)

شب ۲۳ ذی قعدہ ۱۴۱۲ھ

بعد ترمیم واضافہ یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

ضروری گزارش

اہم ہدایات وطریقہ تعلیم

نورانی قاعدہ ماہرین فن کی نظر میں نہایت جامع اور بابرکت ثابت ہوا ہے، بچہ کی عمر، ذہن اور فرصت کے لحاظ سے سبق کی مقدار کم وبیش رکھی جائے۔

بچہ کی ابتدائی تعلیم اگر خراب رہی اور استعداد اچھی نہ ہوئی تو اس کا آگے چلنا مشکل ہے بچہ بے اصولی کی وجہ سے بدشوق نہ ہونے پائے۔

تعلیم کے وقت کوئی دوسرا کام نہ کریں، کیونکہ اس سے بچوں میں انتشار، شور وشغب اور بدشوقی ہوتی ہے، معلمین کم از کم اس قاعدہ میں درج کی ہوئی ہدایات کے ماہر ہوں، کوئی دوسرا مشغلہ نہ رکھیں۔

جس بات کی تعلیم نہ ہوسکتی ہو یا آپ نہ کراسکتے ہوں اس کو زبان سے ہی نہ نکالیں کیوں کہ اس سے بچے نافرمان بن جاتے ہیں اور زیادہ مار پیٹ اور بہت ڈانٹ ڈپٹ سے بچے نڈر ہوجاتے ہیں، صرف نظر کی تیزی اور معمولی ڈانٹ سے کام لینے کی کوشش کریں، پھر بھی باز نہ آئے تو غصہ کے وقت نہیں بلکہ سوچ کر دوسرے وقت زیادہ زور سے اور بے جگہ نہ ماریں اور سزا کے بعد دوسرے وقت شفقت سے سمجھا بھی دیں کہ ایسا نہیں کیا کرتے۔

حرف اور ہندسے سیاہ تختہ پر بنا بنا کر دکھائیں، درسگاہ میں مفرد جلی حروف اور مرکب جلی حروف بھی ہوں، بچہ کے پاس تختی قلم اور کاپی رہے، اس طرح پڑھانے سے بچوں کی طبیعت پر بوجھ نہیں پڑتا، پڑھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے، تعلیم سے پہلے متعلقہ ہدایات کو خوب اچھی طرح سمجھ لیں تاکہ سزا اور خفگی کی نوبت نہ آئے، صرف شاباش کہہ دینا ہی کافی ہوجائے گا، اسی طرح معلمین دیانت دار اور متحمل مزاج بھی ہوں، خودغرض اور ترش رو نہ ہوں، ورنہ بچہ کی عمر اور آپ کی محنت ضائع ہوجائے گی نیز محبت اور دل سوزی سے بچوں کو پڑھائیں۔

عمر کی پونجی ضائع ہونے سے بچائیں، عمر کا ضائع کرنا جرم عظیم ہے۔ اور سرپرستوں کو بھی چاہئے کہ

اپنے بچہ کی تعلیم کی جانچ ہفتہ عشرہ میں خود بھی کرلیا کریں۔

ہدایات برائے معلمین کرام

۱) بچوں کو شروع ہی سے آداب اسلامی سکھائیں تاکہ معصوم ذہنوں میں صحیح اسلامی تعلیم کا نقش بیٹھے اور ان کی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھل سکے۔

۲) ہر وقت کی دعائیں مثلاً سونے، جاگنے، مسجد جانے و نکلنے، بیت الخلاء جانے و نکلنے کی سنتیں یاد کرائی جائیں، ایسے ہی نماز اور وضو کی سنتیں، فرائض وضو، مستحبات و مکروہات وضو، واجبات نماز، مکروہات نماز وغیرہ شروع ہی سے یاد کرانے کا اہتمام کیا جائے۔

۳) علم کا ادب، کتابوں کا ادب، کاغذ کا ادب غرض یہ کہ علم اور متعلقات علم کے آداب بھی بچوں کو ذہن نشین کرائے جائیں بلکہ اس پر عمل کی بھی برابر ہدایت کی جائے تاکہ علم کی عظمت ان کے قلوب میں بیٹھے، قرآن مجید اور پاروں کے ادب میں کوتاہی پر تنبیہ بھی کی جائے۔

تلاوت کے تین اہم فائدے

① دل کا زنگ دور ہوتا ہے......................................حدیث

② اللہ تعالیٰ کی محبت میں ترقی ہوتی ہے......................................مضمون حدیث

③ ہر ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں بلا سمجھے پڑھنے پر بھی..........حدیث

اگر کوئی یہ خیال کرے کہ بلا سمجھے پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں، تو بد دین ہے یا جاہل یا دونوں باتیں ہیں۔

تلاوت کے دو اہم آداب

① پڑھنے والا دل میں یہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے سناؤ کیسے پڑھتے ہو۔

② سننے والا دل میں خیال کرے کہ احکم الحاکمین اور محسن اعظم کا کلام پڑھا جارہا ہے اس لئے نہایت عظمت و محبت کے ساتھ سننا چاہئے۔

هدایات

ہدایت تختی (نمبر ۱) [۱] (مفردات) الگ الگ حروف کا نام ہے۔کل ۲۹ حروف ہیں، جو تمام تعلیم کی بنیاد اور جڑ ہیں، نرمی اور محبت کے ساتھ بچہ کو بالمقابل بٹھلا کر بسم اللہ پڑھا کر پھر دعا پڑھائیں اور بتلائیں کہ اہر اچھے کام کے شروع میں بسم اللہ الخ پڑھا کریں، اور دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی ایک ایک حرف پر رکھوا کر تھوڑا تھوڑا سبق پڑھایا کریں۔ [۲] حرفوں کے نام صحت کے ساتھ اس طرح یاد کرائیں: اَلِف، بَا، تَا، ثَا، جِیْم، حَا، خَا، دَالْ، ذَالْ، رَا، زَا، سِیْنْ، شِیْنْ، صَادْ، ضَادْ، طَا، ظَا، عَیْنْ، غَیْنْ، فَا، قَافْ، کَافْ، لَامْ، مِیْمْ، نُوْنْ، وَاوْ، هَا، هَمْزَہْ، یَا، یَا،

[۳] پہلے دن پہلی سطر کے چار حروف ا، ب، ت، ث، پڑھائیں اور نقطوں کا نام تین تک گنتی کے ساتھ یاد کرائیں، اچھی طرح سمجھادیں کہ ب، ت، ث تینوں کی ایک ہی شکل ہے، صرف نقطوں سے ان کی پہچان ہوتی ہے، نیچے ایک نقطہ ہو تو ب ہے اوپر دو نقطے ہوں تو ت ہے اور تین نقطے اوپر ہوں تو ث ہے اس طرح سے سوالات کرتے رہیں کہ ث کا ایک نقطہ مٹادیں تو کیا بن جائے گا وغیرہ، ایسی مشق کرائیں کہ سوال کرنے سے بچے غلطی نہ کھائیں اور چستی و ہوشیاری سے جھٹ پٹ جواب دیں، ایسا پختہ یاد نہ ہو تو آگے نہ بڑھائیں، خواہ کئی دن گذر جائیں پھر ان حرفوں کی خوب اچھی طرح پہچان ہونے کے بعد دوسرا سبق ج ح خ پڑھا کر ان کے نقطے بھی اسی طرح سمجھائیں کہ ان تینوں حرفوں کی بھی ایک ہی شکل ہے مگر نقطوں کے فرق سے شناخت ہوتی ہے، اسی طریقہ پر آخر تک تمام تختی ختم کرائیں۔ الف کو کھینچ کر پڑھنے نہ دیں۔ با تا جیسے حروف کو تھوڑا کھینچ کر پڑھیں، جیم دال جیسے حروف کو زیادہ کھینچ کر پڑھیں۔ [۴] بچہ نے اس تختی کو اول سے آخر تک ترتیب کے ساتھ جب صحیح یاد کرلیا تو ایسے ہی آخر سے اول کی طرف، اوپر سے نیچے کی طرف اور نیچے سے اوپر کی طرف سنیں۔ [۵] جلی قلم سے مطبوعہ مفرد حروف کو علیحدہ علیحدہ کتر لیں، ان کترے ہوئے حرفوں کو ورق کہتے ہیں، ان ورقوں کو بلا ترتیب پوچھیں، جب اس طور پر بھی ہر طرح سے پکا یاد ہوجائے تو قرآن مجید سے مفرد حروف پوچھیں، بچے اگر نہ بتاسکیں تو مت

گھبرائیں، غصہ نہ کریں، وہی حرف قاعدہ میں دکھائیں پھر بھی نہ آئے تو بتائیں پھر پوچھیں پھر بتائیں، الغرض حرف شناسی اتنی ہوجائے کہ پوچھنے پر بلا تامل بتادیں، یہ امتحان روزمرہ لیا کریں جتنا امتحان لوگے اور جتنی دیر اس میں لگاؤ گے کم ہے، روزمرہ کے سبق سے اس امتحان کو مقدم سمجھیں بلکہ اس امتحان ہی کو سبق جانیں، اگر کسی دن سبق نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں مگر امتحان میں ہرگز ناغہ نہ ہو، اس ہدایت کو آئندہ کی تمام تختیوں میں یاد رکھیں، عقلمند کو اشارہ کافی ہے اور یہی راز ہے خوب سمجھ لیں۔ [٦] ہر حرف کو اس کے مخرج سے نکلوائیں تاکہ ث س ص (ت ط) ذ ز ظ ض (ہ ح) ء ع (خ ق) وغیرہ حروف جو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں ان میں بخوبی امتیاز ہو، ان حروف کا فرق نہایت اہتمام کر کے سمجھادیں۔ اکثر معلم اس طرف توجہ نہیں کرتے اور طرح طرح کے حیلے بہانے بناتے ہیں مگر آپ ہرگز ایسا نہ کریں، حروف کے صفات (پتلی، موٹی، سیٹی، بلندی، پستی وغیرہ) کو خوب یاد کروائیں۔ ان میں سے بعض حروف کے مخارج آسان زبان میں درج ذیل ہیں، بچوں کو روزمرہ کے اسباق کے دوران ان مخارج کو زبانی یاد کرادیں۔

ث ذ ظ ان تینوں حروف کا مخرج ایک ہی ہے مگر صفات کے فرق کی وجہ سے ہر ایک حرف کی آواز الگ الگ ہے، مخرج یہ ہے، زبان کی نوک کو اگلے اور اوپر کے دو دانتوں کے کنارے سے اس طرح ملے کہ سامنے بیٹھنے والے کو زبان کی ذراسی نوک باہر نظر آئے۔ یہ بھی ذہن نشین کرادیں کہ ث اور ذ کی آواز نرم ہوتی ہے اور ظ کی آواز بھری ہوئی (منہ بھر کر) ہوتی ہے۔

س ص ز زبان کی نوک کو اگلے اور نچلے دو دانتوں کے اوپر سے لگائیں مخرج ایک ہے مگر آواز میں فرق ہے یعنی ز کی آواز بلند ہوتی ہے۔ ص کی آواز پر اور س کی آواز باریک ہوتی ہے اور سیٹی کی آواز تینوں حروف میں ہوتی ہے۔

ت د ط ان تینوں کا مخرج زبان کی نوک اور سامنے کے اوپر کے دانتوں کی جڑ ہے، ت پتلی اور ط موٹی (پر) ہوتی ہے۔

ء ہ ان دونوں کا مخرج حلق کا آخری حصہ ہے جو سینہ کی طرف ہے۔

ع ح یہ دونوں حلق کے درمیان والے حصہ سے نکلتے ہیں، ح اور ہ میں فرق اور ادائے گی کی مشق بھی اچھی طرح کرادیں۔

غ خ | ان کا مخرج ابتدائے حلق ہے منھ کی طرف والا حصہ۔

ق ك | زبان کی جڑ اوپر کے تالو سے لگائیں تو ق نکلتا ہے اور ک کا مخرج ہے زبان کی جڑ اور اوپر کا تالو منھ کی جانب ذرا نیچے ہٹ کر۔

ض | زبان کی کروٹ کو اوپر کی داڑھوں کی جڑ سے لگانا، بائیں جانب کی ڈاڑھوں سے آسانی ہے، دائیں طرف سے بھی ادا کرنا صحیح ہے اور زبان کی نوک کہیں نہ لگنے پائے۔ آواز ظ کے مشابہ ہوتی ہے مگر بالکل ظ نہ ہو۔

م ن | ان دو حرفوں کو ادا کرتے وقت ناک میں آواز نہ جائے۔

یہ ۷ حروف پُر (موٹے) پڑھے جاتے ہیں اور ان ہی سات حرفوں کو حروف مستعلیہ کہتے ہیں (پُر پڑھے جانے والے حروف) خ ص ض غ ط ق ظ۔

ع غ | (عین غین) میں یائے لین مجہول ادا نہ ہوں، معروف پڑھے جاویں، حروف شناسی کی مشق کے لئے تختہ سیاہ سے بھی مدد لینا چاہیے، ہر سبق بچہ سے لکھوائیں، جب تک بچہ اپنے سبق کو اچھی طرح لکھنے پڑھنے اور سمجھنے پر قادر نہ ہوجائے ہرگز دوسرا سبق شروع نہ کرائیں۔

ہدایت تختی نمبر (۲) | ۱ مُرَکَّبَات (ملے ہوئے حروف) اکثر حرف جب آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ان کی شکلیں بدل جاتی ہیں اور پہچانی نہیں جاتیں اس تختی میں وہ شکلیں دکھائی گئی ہیں، پہلی تختی کی مدد سے الگ الگ حرف کی شکل اور اس کا نام سمجھاتے، بتاتے اور پوچھتے جائیں اول سے آخر، آخر سے اول، اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر کی طرف یاد کرائیں۔

۲ واضح ہو کہ ان میں ن ی بھی ب ت ث کے ہم شکل ہوگئے ہیں صرف نقطوں کی تعداد اور ان کے اوپر نیچے ہونے سے امتیاز ہوتا ہے مثلاً اوپر ایک نقطہ ہو تو ن، نیچے ہو تو ب وغیرہ، اسی طرح باقی ہم شکل حرفوں کی نقطوں سے پہچان ہوتی ہے، کسی حرف کو پہچاننے کے لئے اس کا صرف نقطہ اور اس کا سِرا ہی کافی ہے، غرض یہ کہ ایک سی صورت والے حروف کے نقطے ردو بدل کر کے یاد کرائیں مثلاً ب کا نقطہ اگر اوپر رکھ دیں تو کونسا حرف بن جائے گا؟ اور ت کا نقطہ نیچے لگا دیں تو کون حرف ہوگا؟ ت اور ق میں کیا فرق ہے؟ ش اور ث میں کیا فرق ہے؟

۳ اسی تختی سے طلبہ کو مطالعہ کا ڈھنگ سکھائیں، مثلاً پارۂ عم کا کوئی صفحہ یا چند سطریں مقرر کر کے طلبہ سے کہیں کہ اس کے تمام حرفوں کو پہچانیں جو حرف نہ پہچانا جائے اسے ان مرکب حرفوں کی شکلوں میں تلاش کریں۔

۴ صفحہ ۱۳ کی آخری سطر کو اس طرح پڑھائیں، ہمزہ اصلی شکل میں، ہمزہ الف کی شکل میں، ہمزہ واو کی شکل میں، ہمزہ یا کی شکل میں۔

۵ اس تختی میں اتنی مشق ہوجانی چاہئے کہ قرآن مجید کے جس مقام سے حروف پوچھے جاویں بلا تامل حروف کے نام لیتے جاویں مثلاً عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ کو اس طرح بتاسکیں ع۔ م۔ ی۔ت۔ س۔ ا۔ ء۔ ل۔ و۔ ن، جب تک اتنی مشق نہ ہو، آگے نہ بڑھائیں اور ایسی استعداد کے لئے اس تختی کی مزید مشق کراویں، بچوں میں اس تختی کے ختم پر اتنی صلاحیت نہ پیدا ہو تو اپنے طریقہ تعلیم کی کوتاہی جانیں اور حالت درست ہونے تک تختی ۳ شروع نہ کراویں۔

ہدایت تختی نمبر ۳ معلموں کو لازم ہے کہ قاعدہ کے ختم تک کوشش کرتے رہیں کہ بچے ہر حرف کو اپنے مخرج سے ادا کیا کریں، اس تختی میں حرکات کا بیان تین صفحات میں ہر ایک کی مثالوں کے ساتھ کیا گیا ہے، تختی شروع کرانے سے پہلے زبر، زیر، پیش کی شناخت کرائیں، یہ بھی یاد کرائیں کہ حرکت زبر، زیر، کو پیش کو کہتے ہیں اور جس حرف پر زبر، زیر پیش ہو، اسے متحرک کہتے ہیں، زبر کو فتحہ، زبر والے حرف کو مفتوح، زیر کو کسرہ، زیر والے حرف کو مکسور۔ پیش کو ضمہ، پیش والے حرف کو مضموم کہتے ہیں، جب ان حرکتوں کو خوب پہچاننے لگیں تب ان کو ہجوں سے یہ تختی پڑھائیں اس طرح سے (ہمزہ زبر اَ، ہمزہ زیر اِ ہمزہ پیش اُ،) یہ بھی سمجھادیں کہ الف پر کوئی حرکت یعنی زبر، زیر پیش وغیرہ نہیں ہوتی جس الف پر زبر، زیر، پیش ہو، اسے ہمزہ جانو۔ اسی طرح یہ تختی ہجوں سے آخر تک خوب صحت کے ساتھ یاد کرائیں جب ہجوں سے یاد ہوجائے تو رواں پڑھائیں، رواں کی خوب مشق کرائیں اوپر سے نیچے کو، نیچے سے اوپر کو، بائیں سے دائیں کو پڑھائیں، بیچ بیچ میں سے پوچھیں، جدا جدا صفحات پر حرکتیں رکھ کر پڑھنے کی مشق کرائیں، ہجوں میں پہلے حرف کا نام لیا جاتا ہے پھر حرکت کا، ایسی مشق ہوجانے کے بعد الفاظ کو ہجے اور

رواں ساتھ ہی ساتھ کرانا چاہئے مثلا (عین زبر عَ باز بر بَ عَبَ، دال زبر دَ. عَبَدَ) اب ہر سبق میں ہجے اور رواں دونوں اہم ہیں کہ دونوں میں صاف صاف ادائی ہو، اگر دونوں میں سے کسی ایک میں بھی کمی رہی تو آگے سبق نہ دیں، رائے مفتوح اور مضموم کو پُر اور مکسور کو باریک پڑھائیں، غرض یہ کہ حرکات ـَـ ـِـ ـُـ کو تھوڑا بھی کھینچنے نہ دیں اور نہ جھٹکا ہونے دیں، نیز ہجے اور رواں سوچ سوچ کر اور اٹک اٹک کر سناوے تو یاد میں شمار نہ کیا جائے، ہجے اور رواں دونوں کو منہ کھول کر واضح طور پر لہجہ کے ساتھ بچہ زبان سے ادا کرے، لہجہ سے بچوں کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ہدایت تختی نمبر (۴) اس تختی میں پہلے حروف مدہ (ا، ی، و) کا بیان الگ الگ تین صفحات میں ہے پھر کھڑا زبر، کھڑی زیر، الٹا پیش (جو دراصل حروف مدہ ہی کی تختیاں ہیں) الگ الگ تین صفحات میں مثالوں کے ساتھ درج ہیں، ان چھ کو ایک الف کے برابر کھینچنا چاہئے، اس مقدار میں کمی بیشی نہ ہو، کمی سے حرکت بن جائے گا اور بیشی سے مد ہو جائے گا، ایک الف کی مقدار وہی ہے جو اردو زبان میں ہے جیسے پانی کہ اس میں (پا) کو ایک الف کے برابر کھینچا جاتا ہے اور (نی) کو بھی ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھتے ہیں اس میں کمی بیشی ہو تو لفظ غلط ہو جاتے ہیں ان اسباق کے ہجے اس طرح ہوں گے۔ (ب ا زبر بَا)، (ب و پیش بُو) اور (ب کھڑا زیر بِیۡ) ب الٹا پیش بُوۡ۔ الفاظ کے ہجے اس طرح ہوں گے مثلا (ز الف زبر زَا۔ دال زبر دَ. زَادَ) (م زبر مَ، والف زبر وَا، مَوَا۔ زی زیر زِیۡ۔ مَوَازِی، ن پیش نُ۔ مَوَازِیۡنُ۔ ہ الٹا پیش ہٗ مَوَازِیۡنُہٗ۔ ہر تختی کی پہلی سطر یا پہلا لفظ اگر پکا ہو جائے تو ساری تختی بچہ خود بخود نکال لے گا۔

اسی طرح ہر سبق اور ہر تختی میں خلاف ترتیب بچے کا امتحان لیتے رہنا چاہئے ما۔ مو۔ می۔ اور نا۔ نو۔ نی کے پڑھتے وقت ناک میں آواز نہ جائے یعنی ان کو (ماں۔ موں۔ میں۔ ناں۔ نوں۔ نیں) کی طرح پڑھنا بڑی غلطی ہے، یائے مکسور کی ادائے گی ہمزۂ مکسور کی طرح نہ ہو، اور واؤ مضموم کو ہمزۂ مضموم کی طرح نہ پڑھیں، مجہول آواز یعنی ڈھیلی آواز سے ہر جگہ بچایا جاوے جیسے چور کی و اور شیر کی ی دونوں مجہول ہیں، اور نور کی و اور تیر کی ی دونوں معروف ہیں، عربی میں سب آوازیں معروف یعنی سخت ہوتی ہیں۔

تختی نمبر ① مفردات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ وَبِكَ نَسْتَعِيْنُ يَا فَتَّاحُ

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

ثا ث	تا ت	با ب	الف ا
خا خ	حا ح	ج جیم	
زاء ز	راء ر	ذال ذ	دال د
ضاد ض	صاد ص	شین ش	سین س
غین غ	عین ع	ظا ظ	طا ط

فا ف	قاف ق	کاف ک	لام ل
میم م	نون ن	واؤ و	ها ہ
ہمزہ ء	یا ی	یا ے	نقطوں کی پہچان ـبـ ـتـ ـثـ ـنـ ـیـ

اِمتِحَان

ت	ط	ث	س	ش	ص	ح	ہ	خ
ق	ذ	ز	ض	ظ	ا	ع	ن	ب
	ف	غ	ی	ت	م	ل	د	

مرکبات میں ملے ہوئے حروف کی شکلیں

ا	ب	ت	ج	د	ع	ف
ا ـا	بـ ـبـ	تـ ـتـ ـۃ	جـ	ـد	عـ ـعـ	فـ ـفـ
ک	ل	م	ن	ہ	ء	ی
کـ ـکـ	لـ ـلـ	مـ ـمـ	نـ ـنـ	ہـ ـہـ ـہ	ئـ ـئـ	یـ ـیـ

تختی نمبر ۲ مرکبات

ا ل

لا جا لا ما لا با

لا لجِ لا لب لا بلب

ك ک ک

کب گت کا بگت تکث

ب ت ث ن ی

با تا ثا نا یا بس

یس نس تس ثس ثج تح

نخ یج بج بم یم نم

تم ثم بی یی نی تی

ثی نبل تنل بیل یتل ثثل

نبن بنن تین یتن ثثن نین

ج ح خ

حث خب جت تحت یجب

صحب بخت

ة ہ ھ

بة یه ته یهب بها بهم

د ذ ر ز

جد خذ جر خز یر تز

مد كذ فر مز

س ش ص ض ط ظ

سل شل صب طب ضا

سر شق ضی ظا

ع غ ء

عز غر صح ضغ بعد تغد

ء أ ؤ ئ

ف ق و م

قو فو فقل قفل يف حم

كم لم تم تمت

اِمْتِحَان

اياك نستعين و مايدريك

لعله يزكى او يذكر فتنفعه

الذكرى فسيكفيكهم الله قبلتهم

مستقيم بحجارة من سجيل

فجعلهم كعصف مأكول لتنبؤن

تختی نمبر ③ حرکات

زبر زیر پیش ـَـ ـِـ ـُـ کو حرکات کہتے ہیں۔ زبر زیر پیش کو جلدی پڑھیں۔ تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔
الف ہمیشہ خالی ہوتا ہے جو الف خالی نہ ہو وہ ہمزہ ہے۔ (زبر ـَـ) کی آواز اوپر کو اٹھتی ہے۔

اَ	بَ	تَ	ثَ	جَ	حَ	خَ	دَ
ذَ	رَ	زَ	سَ	شَ	صَ	ضَ	طَ
ظَ	عَ	غَ	فَ	قَ	كَ	لَ	مَ
	نَ	وَ	ہَ	ءَ	یَ	ےَ	

مَشق

دَرَسَ [ا]	وَدَعَ	عَبَدَ	كَسَبَ
دَخَلَ	بَلَغَ	وَجَدَ	سَجَدَ

ا) ہر تختی میں ہجے اور رواں دونوں کی مشق کرائیں۔

ا ہجے۔ د زبر دَ۔ زبر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں (ر زبر رَ۔ دَرَ۔ س زبر سَ ۔ دَرَسَ

زیر ـِ

زیر کو معروف پڑھا جائے اور مجہول آواز سے بچا جائے۔ زیر کی آواز نیچے کو جاتی ہے۔

اِ	بِ	تِ	ثِ	جِ	حِ	خِ	دِ
ذِ	رِ	زِ	سِ	شِ	صِ	ضِ	طِ
ظِ	عِ	غِ	فِ	قِ	كِ	لِ	مِ
	نِ	وِ	هِ	ءِ	يِ	ےِ	

مَشق

اِبِلِ[ا]	رَدِفَ	حَمِدَ	شَهِدَ
بَخِلَ	سَخِرَ	رَحِمَ	لَعِبَ

[ا] ہمزہ زیر اِ۔ زیر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں اور مجہول بھی نہ ہونے دیں۔ ب زیر بِ، اِبِ۔ ل زیر لِ۔ اِبِلِ

شَرِبَ	عَمِلَ	بَرِقَ	خَطِفَ
جَزِعَ	سَقِمَ	غَشِيَ	نَسِيَ

پیش ـُـ

پیش کو بھی معروف پڑھا جائے اور مجہول آواز سے بچا جائے ، تھوڑا بھی نہ کھینچیں ، پیش کی آواز آگے کو جاتی ہے اور ہونٹوں کے کنارے ملتے ہیں اور بیچ کا حصہ کچھ کھلا رہتا ہے۔

اُ	بُ	تُ	ثُ	جُ	حُ	خُ	دُ
ذُ	رُ	زُ	سُ	شُ	صُ	ضُ	طُ
ظُ	عُ	غُ	فُ	قُ	كُ	لُ	مُ
	نُ	وُ	هُ	ءُ	یُ	ےُ	

مشق

رُسُلُ	سُدُسُ	فُقِدَ	قُتِلَ
نُكِسَ	كُرُمَ	عُلِمَ	هُدِىَ

اِ ہجے: ر پیش رُ، پیش کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں اور مجہول بھی نہ ہونے دیں، س پیش سُ ۔ رُسُ ۔ ل پیش لُ ۔ رُسُلُ

صُحُفُ	وُسِعَ	قُدِرَ	نُصِرَ

تختی نمبر ④ حروف مدّہ

(الف سے پہلے زبر ہو)

(حروف مدہ تین ہیں ا ی و اِن کو تھوڑا کھینچ کر پڑھیں)(ا جس سے پہلے زبر ہو ـَـ ا)

ءَا	بَا	تَا	ثَا	جَا	حَا	خَا	دَا
ذَا	رَا	زَا	سَا	شَا	صَا	ضَا	طَا
ظَا	عَا	غَا	فَا	قَا	کَا	لَا	مَا
	نَا	وَا	هَا	يَا			

مَشق

زَادَ	خَافَ	تَابَ	جَاهَدَ
حَاسَبَ	جُنَاحُ	شَارَبَ	فَرَاغَ

ا ہجے۔ زا زبر زَا۔ د زبر دَ۔ زَادَ۔ زبر کو تھوڑا ابھی نہ کھینچیں۔

خَادَعَ	قَاتَلَ	صَابَرَ	تَعَالَ

ىِ ـــــ جس پر جزم ہو اور اس سے پہلے زیر ہو تھوڑا کھینچیں اور معروف پڑھیں۔

اِىْ	بِىْ	تِىْ	ثِىْ	جِىْ	حِىْ	خِىْ	دِىْ
ذِىْ	رِىْ	زِىْ	سِىْ	شِىْ	صِىْ	ضِىْ	طِىْ
ظِىْ	عِىْ	غِىْ	فِىْ	قِىْ	كِىْ	لِىْ	مِىْ
	نِىْ	وِىْ	هِىْ	ءِىْ	يِىْ		

مشق

دِيْنِىْ ؕ	فِيْهِ	اَرِنِىْ	كِتَابِىْ
اُجِيْبُ	يُوَارِىْ	مَفَاتِيْحُ	رَازِقِيْنَ

ؕ ہجے۔ دی زیر دِیْ۔ ن ی زیر نِیْ۔ دِیْنِیْ۔

عِبَادِىْ	عَذَابِىْ	تَمَاثِيْلُ
مَقَادِيْرُ	اَخِيْهِ	بَنِيْهِ

جزم ْ ے کی پہچان کرائیں۔ اور بتلائیں جس حرف پر جزم ہو اس کو پچھلے حرف سے ملا کر پڑھیں۔

وْ ـــ جس پر جزم ہواور اس سے پہلے پیش ہو۔

تھوڑا کھینچیں اور معروف پڑھیں

اُوْ	بُوْ	تُوْ	ثُوْ	جُوْ	حُوْ	خُوْ	دُوْ
ذُوْ	رُوْ	زُوْ	سُوْ	شُوْ	صُوْ	ضُوْ	طُوْ
ظُوْ	عُوْ	غُوْ	فُوْ	قُوْ	كُوْ	لُوْ	مُوْ
نُوْ	وُوْ	هُوْ	ءُوْ	يُوْ			

مَشق

نُوْحُ[1]	طُوْرُ	تُوْبُوْا	نُوْرُ
قَالُوْا	يُوْحِيْ	يَقُوْمُ	تَكُوْنُ

[1] ہجے: ن و پیش نُوْ، ح پیش حُ، نُوْحُ۔ پیش کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں اور مجہول بھی نہ ہونے دیں۔

مُسْلِمُوْنَ	قَارُوْنَ	دَاخِرُوْنَ
سَبَقُوْنَا	بَاسِطُوْنَ	رَاجِعُوْنَ

کھڑا زبر، کھڑی زیر، الٹا پیش ـٰـ ـٖـ ـٗـ

ان تینوں کو بھی حروف مدہ کی طرح تھوڑا کھینچ کر پڑھنا چاہئے (ـٰـ کھڑا زبر برابر ہوتا ہے الف کے، جیسے بٰ برابر ہے بَا کے

اٰ	بٰ	تٰ	ثٰ	جٰ	حٰ	خٰ	دٰ
ذٰ	رٰ	زٰ	سٰ	شٰ	صٰ	ضٰ	طٰ
ظٰ	عٰ	غٰ	فٰ	قٰ	كٰ	لٰ	مٰ
	نٰ	وٰ	هٰ	ءٰ	یٰ	ےٰ	

مَشق

اٰدَمَ ا	اٰمَنَ	مٰلِكِ	اٰبٰوهُ
سَمٰوٰتِ	غٰوِيْنَ	يُصٰلِحُ	اِلٰهُنَا

ا ہجے: ہمزہ کھڑا زبر اٰ۔ د زبر دَ زبر دَ، زبر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں، اٰدَ، م زبر مَ۔ اٰدَمَ

هٰذَا	كِتٰبُ	رِسٰلٰتِ	ذٰلِكَ

کھڑی زیر ـــٖ

کھڑی زیر ـــٖ برابر ہے ی مدّہ کے، جیسے بٖ برابر ہے بِی کے

اٖ	بٖ	تٖ	ثٖ	جٖ	حٖ	خٖ	دٖ
ذٖ	رٖ	زٖ	سٖ	شٖ	صٖ	ضٖ	طٖ
ظٖ	عٖ	غٖ	فٖ	قٖ	كٖ	لٖ	مٖ
	نٖ	وٖ	ہٖ	ءٖ	یٖ	ےٖ	

مَشق

اِلٰفِ	بِهٖ	عِبَادِهٖ	رُسُلِهٖ
نُوْرِهٖ	وَقِيْلِهٖ	هٰذِهٖ	بِكَلِمٰتِهٖ

اِ ہجے: ہمزہ کھڑی زیر اِ، ل کھڑا زبر لٰ۔ اِلٰ، ف زیر فِ، زیر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں اور مجہول بھی نہ ہونے دیں۔ اِلٰفِ۔

بِاٰيٰتِهٖ	بِكِتٰبِهٖ	بِيَمِيْنِهٖ	فِيْهِ

الٹا پیش ـٗـ

الٹا پیش ـٗـ برابر ہے ودّہ کے، جیسے بٗ برابر بُوْ کے

اٗ	بٗ	تٗ	ثٗ	جٗ	حٗ	خٗ	دٗ
ذٗ	رٗ	زٗ	سٗ	شٗ	صٗ	ضٗ	طٗ
ظٗ	عٗ	غٗ	فٗ	قٗ	كٗ	لٗ	مٗ
	نٗ	وٗ	هٗ	ءٗ	یٗ	ےٗ	

مَشق

لَهٗ	دَاوٗدَ	رَسُوْلُهٗ	اٰيَاتُهٗ
جُنُوْدُهٗ	تِلَاوَتُهٗ	وَرِثَهٗ	مَوَازِيْنُهٗ

ا) ہجے۔ل زبر لَ۔زبر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔ہ الٹا پیش ہٗ۔ لَہٗ

جَعَلَهٗ	مَاوٗرِیَ	غَاوٗنَ	قَرِيْنُهٗ

ہدایات

ہدایت تختی نمبر (۵) حروف لین مثلاً قَوْ اور لَیْ کو اس قدر جلد پڑھیں جس قدر قَفْ اور نَسْ کو جلدی پڑھتے ہیں، حروف لین کو معروف پڑھیں جیسے اردو میں بَمبِئی کی یا ہے اور بَالاَ مَو کا واو۔

ہدایت تختی نمبر (۸،۷) تنوین کے ہجے (ب دوز بر بًا، ب دوز یر بٍ، ب دو پیش بٌ) دوز بر جس حرف پر ہو، اس کے آخر میں ایک الف لکھا جاتا ہے مگر یہ الف وصل (ملانے) میں نہیں پڑھا جاتا ہے، تختی نمبر ۸ کی پہلی سطر کے ہجے (ت دوز بر تًا، ت ن زبر تَنْ، تَنْ تَنْ) اسطرح تنوین اور نونِ ساکن کو بیک وقت ہجے کر کے پھر اسی وقت دونوں کو رَواں پڑھائیں کہ آواز دونوں کی یکساں ہوتی ہے۔

ہدایت تختی نمبر (۱۱، ۱۲) اس میں قلقلہ کا بیان ہے مثلاً ب ساکن پڑھنے کے وقت دونوں لب مل کر سختی کے ساتھ علاحدہ ہوں، اگر دونوں لب علاحدہ نہ ہوں تو ب کا قلقلہ ادا نہ ہوگا، (بخلاف م ساکن کے، کیونکہ اس میں قلقلہ نہیں ہے حالانکہ دونوں حروف لبوں سے نکلتے ہیں جیسے اَبْ، اَمْ

ہدایت تختی نمبر (۱۳) ہجے مثلاً اَبّ کے اس طرح ہوں گے (ہمزہ ب زبر، اَبْ، ب زبر بَ اَبَّ) مشدد حرف کی ادائے گی میں دو حرف کے برابر تاخیر اور کچھ سختی ہوتی ہے، یٰ پر تشدید ہو تو یٰ کو خوب ظاہر کر کے پڑھیں، و پر تشدید ہو تو پڑھتے وقت ہونٹوں میں گولائی ہو جائے۔

ہدایت تختی نمبر (۱۴) ① تشدید والی ر پر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھیں گے۔ ② زیر والی رائے مشددہ کو باریک پڑھیں گے جیسے بِرِّ، ③ رائے مشددہ پر زبر یا پیش ہو اور اس سے پہلے حرف پر زیر ہو ر کو شروع سے پُر ہی پڑھیں گے جیسے بِرَّ بِرُّ ④ رائے مشددہ پر زیر ہو، اور اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو ر کو شروع سے باریک ہی پڑھیں گے جیسے شَرِّ، بُرِّزَ ⑤ رائے ساکنہ سے پہلے زیر ہو تو اس کے باریک ہونے کی تین شرطیں ہیں: [۱] رائے ساکنہ سے پہلے زیر اصلی ہو، عارضی نہ ہو۔ [۲] زیر اور رائے ساکنہ دونوں ایک کلمہ میں ہوں [۳] رائے ساکنہ کے بعد اسی کلمہ میں حروف مستعلیہ میں سے کوئی نہ ہو (یہ سات حروف ہیں خ ص ض غ ط ق ظ جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے) اگر تین شرطوں میں سے ایک بھی نہ ہوگی تو ر پُر ہوگی۔ تفصیل اس قاعدہ کی جمال القرآن لمعہ ۸ میں دیکھیں۔ ⑥ رائے ساکنہ سے پہلے اگر یائے ساکنہ ہو

تو رائے ساکنہ ہر حال میں باریک ہوگی جیسے قَدِيْرٌ، خَيْرٌ ، ضَيْرٌ ۔⑦ رائے ساکنہ سے پہلے اگر یائے ساکنہ کے علاوہ کوئی حرف ساکن ہو تو اب تیسرے حرف پر زبر یا پیش ہو تو د کو پُر پڑھیں گے جیسے وَالْفَجْرْ، اُمُوْرْ جب کہ دونوں جگہ وقف کریں اور اگر تیسرے حرف پر زیر ہو تو رائے ساکنہ باریک ہوگی جیسے ذِكْرٌ جب کہ وقف کریں۔

ہدایت تختی نمبر(۱۵) قمری و شمسی کلمہ سے شروع میں جو ہمزہ الف کی شکل میں ہے اگر اس سے پہلے کوئی کلمہ یا حرف ملے تو وہ ہمزہ نہیں پڑھا جائے گا اور اگر اسی ہمزہ سے شروع کریں تو اس کو زبر کے ساتھ ادا کیا جائے گا، جیسے مِنَ الَّذِيْنَ، اَلَّذِيْنَ ۔ وَالشَّمْسِ، اَلشَّمْسُ

ہدایت تختی نمبر(۱۹) مد کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں، پہلی اور دوسری قسم میں دو الف سے چار الف تک مد ہوتا ہے جس کو توسط کہتے ہیں اور تیسری قسم مد لازم میں ۳الف سے ۵ الف تک مد ہوتا ہے جس کو طول کہتے ہیں، ۵/الفی طول بہتر ہے۔

مدلازم کی دو قسمیں ہیں: ۱ کلمی ۲ حرفی، پھر ان دونوں کی بھی دو دو قسمیں ہیں: ۱ مثقل ۲ مخفف۔ ● مدلازم کلمی مثقل: جہاں حرف مد کے بعد والے حرف پر تشدید ہو، اور اسی کلمے میں ہو، جیسے دَآبَّةٍ ● مدلازم کلمی مخفف: جہاں حرف مد کے بعد والے حرف پر سکون اصلی ہو، اور کلمے میں ہو جیسے آٰلْئٰنَ، پورے قرآن میں یہی ایک مثال ہے۔ ● مدلازم حرفی مثقل: جس حرف کے تلفظ میں حرف مد کے بعد تشدید ہو، اور حروف مقطعات میں سے ہو، جیسے الٓمّٓ (الف، لام، میم) میں لام کا مد۔ ● مدلازم حرفی مخفف: جس حرف کے تلفظ میں حرف مد کے بعد ساکن حرف ہو اور حروف مقطعات میں سے ہو، جیسے قٓ (قَآفْ) نٓ (نُوْنْ) ● مدلین لازم: حرف لین کے بعد سکون اصلی ہو جیسے عٓسٓقٓ، كٓهٰيٰعٓصٓ دونوں میں عین، اور پورے قرآن کریم میں اس کی یہی دو مثالیں ہیں اس میں تین یا پانچ الف والا طول بہتر ہے اور قصر نہایت ضعیف ہے۔ ● مد عارض وقفی: حرف مد کے بعد سکون وقف کی وجہ سے ہو، جیسے تُكَذِّبٰنِ ○ يَعْلَمُوْنَ ○ نَسْتَعِيْنُ ○ وغیرہ یہاں تین الفی طول بہتر ہے پھر توسط جس کی مقدار ۲/الف ہے پھر قصر کا درجہ ہے۔ ● مدلین عارض وقفی: حرف لین کے بعد سکون وقف کی وجہ سے ہو، جیسے خَوْفٍ ○ وَالصَّيْفِ ○ اس میں قصر بہتر ہے پھر توسط دو الفی پھر طول تین الفی کا درجہ ہے۔

* ہجے اس طرح ہوں گے و ص زبر وَصْ، ص ف کھڑا زبر صٰفُ وَصّٰفُ، اوپر مد وَصّٰٓفُ، ف کھڑا زبر فَاٰ وَصّٰٓفُ، ت زیر تِ۔ وَصّٰٓفٰتِ۔

ہدایت تختی نمبر(۲۰) طلبہ کو ایک دو کلمے نرمی سے سمجھا دیں تو سمجھ لیں گے طلبہ سے مطالعہ میں رَواں نکلوائیں، رواں پڑھ کر ہجے اور ہجے رواں پوچھیں اور پارہ عم سے ان کلمات کا امتحان لیتے رہیں۔ طریقہ تعلیم درست ہے تو طلبہ خود بخود پڑھ کر سنا دیں۔ ہجے اس طرح ہوں گے۔ و زبر وَ۔ ل ض زبر لَضْ، وَلَضْ۔ ض ال زبر ضَالْ وَلَضَّالْ اوپر مد وَلَضَّآلْ۔ ل ی زیر لِیْ، وَلَضَّآلِیْ ن زبر نَ، وَلَضَّآلِّیْنَ آگے آیت وَلَضَّآلِّیْنَ ○ (ہجوں میں پہلے حرف کا نام لیا جاتا ہے پھر حرکت کا، اور لفظ کے ختم ہونے تک ہر حرف کے رواں پہلے حرف سے ملاتے رہتے ہیں)

ہدایت تختی نمبر(۲۱) ۱؎ حروف مقطعات کو زبانی یاد کرانا موجب برکت ہے۔ ۲؎ الٓمّٓصٓ اور الٓمّٓرٰ میں اس کا خاص خیال رکھیں کہ میم کو کھینچتے وقت دوسری میم میں غنہ نہ ہونے پائے اسی طرح الٓرٰ میں لام کی میم میں بھی غنہ نہ ہونے پائے۔ ۳؎ عَیْنٓ سِیْنٓ کے نون ساکن میں اخفاء کرایا جائے۔ میم مشدد غنہ کے ساتھ ادا ہو۔ ۴؎ طٰسٓمّٓ میں سین کو بلا نون کے میم میں ملا کر اس طرح پڑھائیں طَا سِیْمّ مِّیْمْ۔

ہدایت تختی نمبر(۲۴) مثلاً مِنْ رَّبِّكَ کے ہجے (م ر زیر مِرْ۔ ر ب زبر رَبْ، مِرَّبْ، ب زیر بِ۔ مِرَّبِّ۔ ك زبر كَ مِرَّبِّكَ)، رِزْقًا لَّكُمْ کے ہجے (ر ز زیر رِزْ، ق ل زبر قَلْ۔ رِزْقَلْ۔ ل زبر لَ، رِزْقَلَّ، ك م پیش كُمْ رِزْقَلَّكُمْ)، مَنْ يَّعْمَلْ کے ہجے (م ن ی زبر مَنْیْ (غنہ کے ساتھ) ی ع زبر يَعْ مَنْيَّعْ، م ل زبر مَلْ مَنْ يَّعْمَلْ) اِلٰهًا وَّاحِدًا کے ہجے (ہمزہ زیر اِ، ل کھڑا زبر لَا، اِلَا، ہ و دو زبر هَنْوْ۔ اِلٰهَنْوْ اسکے بعد وَاحِدًا کے ہجے ہونگے۔
کسی حرف پر جزم ہو، اور بعد والے حرف پر تشدید ہو تو جزم والے حرف کو نہ پڑھیں گے بلکہ تشدید والے حرف کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے، جیسے عَبَدْتُّمْ۔ قَدْ تَّبَيَّنَ۔ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ
نون ساکن کے بعد ی یا و ایک ہی کلمہ میں ہوں تو ادغام و غنہ نہ ہوگا، بلکہ اظہار کے ساتھ پڑھیں گے جیسے دُنْيَا، قِنْوَانٌ، صِنْوَانٌ، بُنْيَانٌ پورے قرآن مجید میں اس قاعدے کے یہی چار لفظ ہیں، اس کو اظہار مطلق کہتے ہیں۔

تختی نمبر ۵ حُرُوفِ لِین

حروف لین دو ہیں | و | ی | ۱۔ واؤ ساکن سے پہلے زبر ہو ۲۔ یا ساکن سے پہلے زبر ہو۔ ان دو حرفوں کو نرم آواز کے ساتھ جلد ادا کریں۔ حروف لین بھی معروف آواز سے پڑھے جاتے ہیں۔

وْ

اَوْ	بَوْ	تَوْ	ثَوْ	جَوْ	حَوْ	خَوْ	دَوْ
ذَوْ	رَوْ	زَوْ	سَوْ	شَوْ	صَوْ	ضَوْ	طَوْ
ظَوْ	عَوْ	غَوْ	فَوْ	قَوْ	گَوْ	لَوْ	مَوْ
نَوْ	وَوْ	هَوْ	ءَوْ	يَوْ			

مَشق

اَوْفِ	حَوْلَ	صَوْمُ	سَوْفَ
كَوْثَرَ	شَرَوْهُ	يَقَوْمِ	مَوْءٖدَةُ

ہجے: ہمزہ و زبر اَوْ۔ ف زیر فِ۔ اَوْفِ۔

حروف لین۔ آواز معروف ہو۔ نرمی سے جلد ادا کی جائے

یْ

اَیْ	بَیْ	تَیْ	ثَیْ	جَیْ	حَیْ	خَیْ	دَیْ
ذَیْ	رَیْ	زَیْ	سَیْ	شَیْ	صَیْ	ضَیْ	طَیْ
ظَیْ	عَیْ	غَیْ	فَیْ	قَیْ	کَیْ	لَیْ	مَیْ
نَیْ	وَیْ	ھَیْ	ءَیْ	یَیْ			

مشق

اَیْنَ[۱]	صَیْفُ	اَبَوَیْهِ	یٰلَیْتَنِیْ
اَوْحَیْتَ	عَیْنَیْنِ	لَارَیْبَ	غَیْرِیْ

بَیْنَ یَدَیْهِ ◆ یُنَادَوْنَ ◆ هَیْهَاتَ

اَوْجَسَ ◆ سُلَیْمٰنُ ◆ فَتَعَالَیْنَ

۱ ہجے: ہمزہ ی زبر اَیْ۔ ن زبر نَ۔ اَیْنَ

تختی نمبر ⑥ مشق حرکات و حروف مدہ و حروف لین

بَ بَا ۔ بِ بِیْ ۔ بُ بُوْ

جُوْ جَوْ جِیْ جَیْ

خَلَقَ ۔ اِذَا وَقَبَ ۔ وَاِذَا قُرِئَ

وَكَوَاعِبَ ۔ فِيْ جِيْدِهَا ۔ يَقُوْلُ

فَعَقَرُوْهَا ۔ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا ۔ مَاٰرِبُ

يَوْمَ يَرَوْنَهَا ۔ وَصَاحِبَتِهٖ ۔ ذٰلِكَ

فَقَالَ ۔ حٰفِظِيْنَ ۔ وَاُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

كَيْفَ فَعَلَ ۔ وَلِيَ دِيْنِ ۔ اَوْحٰى لَهَا

بِمَا يُوْعُوْنَ ۔ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ

تختی نمبر ۷ تنوین

دو زبر ـً دو زیر ـٍ دو پیش ـٌ کو تنوین کہتے ہیں۔

دو زبر ـً	اً بًا تًا ثًا جًا حًا خًا دًا ذًا
	رًا زًا سًا شًا صًا ضًا طًا ظًا عًا غًا
	فًا قًا كًا لًا مًا نًا وًا هًا يًا
دو زیر ـٍ	اٍ بٍ تٍ ثٍ جٍ حٍ خٍ دٍ ذٍ رٍ
	زٍ سٍ شٍ صٍ ضٍ طٍ ظٍ عٍ غٍ فٍ
	قٍ كٍ لٍ مٍ نٍ وٍ هٍ ءٍ يٍ ےٍ
دو پیش ـٌ	اٌ بٌ تٌ ثٌ جٌ حٌ خٌ دٌ ذٌ رٌ
	زٌ سٌ شٌ صٌ ضٌ طٌ ظٌ عٌ غٌ فٌ
	قٌ كٌ لٌ مٌ نٌ وٌ هٌ ءٌ يٌ ےٌ

تختی نمبر ⑧ تنوین و نون ساکن

جس نون پر جزم (سکون) ہو اس کو نونِ ساکن کہتے ہیں۔ تنوین اور نونِ ساکن کی آواز یکساں ہوتی ہے جیسے بًا برابر ہے بَنْ کے۔

تًا | تَنْ	تٍ | تِنْ	تٌ | تُنْ
ثًا | ثَنْ	ثٍ | ثِنْ	ثٌ | ثُنْ
جًا | جَنْ	جٍ | جِنْ	جٌ | جُنْ
دًا | دَنْ	دٍ | دِنْ	دٌ | دُنْ

مشق

عَادًا	سَوْءٍ	قَرِيْبٌ	فَمَنْ
عَظِيْمٌ	كُنْ	مَرَضٌ	رَسُوْلٌ
شَيْئًا	غِشَاوَةٌ	غَاسِقٍ	هُدًى

تختی نمبر ⑨ اِظہار

تنوین ونون ساکن کا قاعدہ ۱

حروف حلقی ۶ ہیں: | ء | ہ | ع | ح | غ | خ | تنوین یا نون ساکن کے بعد حروف حلقی آویں تو نون کو ظاہر کر کے بغیر غنہ کے جلد پڑھیں گے۔ اِس کو اظہار کہتے ہیں۔

طَيْرًا اَبَابِيْلَ	نَارٌ حَامِيَةٌ
لِمَنْ خَشِيَ	مِنْ غَيْرِهٖ
يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا	مِنْهُ خِطَابًا
مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ	كُفُوًا اَحَدٌ

فَمَنْ عُفِيَ ❖ مِنْ اَخِيْهِ ❖ مَنْ اَذِنَ

كِتَابٌ حَكِيْمٌ ❖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ

حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

تختی نمبر ⑩ اِخفَاء

تنوین ونون ساکن کا قاعدہ ۲

حروف اخفاء پندرہ ۱۵ ہیں:

ت	ث	ج	د	ذ	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ف	ق	ك

تنوین یا نون ساکن کے بعد حروف اخفاء آویں تو نون کی آواز کو ناک میں چھپا کر پڑھنا چاہئے (نوک زبان سے ہٹا کر جیسے اردو میں پنکھا کے نون کو پڑھتے ہیں) اخفاء کی مقدار ایک الف ہے۔

اَنْتَ مُنْذِرٌ	كِرَامًا كَاتِبِيْنَ
كُنْتُ تُرَابًا	يَتِيْمًا فَاٰوٰى
مَنْ دَخَلَهٗ	رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ
نَارًا ذَاتَ	كِتٰبٌ فِيْهِ

يَوْمَ يُنْفَخُ ❖ مَنْ طَغٰى ❖ فَتْحٌ قَرِيْبٌ

مَنْ ثَقُلَتْ ❖ اَنْزَلْنَا ❖ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

تختی نمبر ⑪ جزم ــــ سکون

حروف قلقلہ ۵ ہیں ق ط ب ج د (جن کا مجموعہ قُطْبُ جَدٍّ ہے) جب ان پر جزم ہو تو ان کو پڑھتے وقت ان کے مخرج ٹکر کھا کر الگ ہو جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ کسی جزم والے حرف میں قلقلہ نہ ہوگا۔

اَبْ	اِبْ	اُبْ	جَبْ	جِبْ	جُبْ
بَجْ	بِجْ	بُجْ	سَدْ	سِدْ	سُدْ
قَطْ	قِطْ	قُطْ	جَقْ	جِقْ	جُقْ

اِمْتِحَان

بَسْ	كِتْ	جِعْ	صَدْ	غُلْ	تَجْ
وَحْ	سَبْ	اِهْ	نَصْ	لَقْ	جُلْ

اسی طرح تمام حرفوں کو باری باری سب حرفوں سے ملانے کی زبانی طور پر مشق کرائیں۔

يَجْعَلْ ❖ لَقَدْ ❖ خَلَقْنَا ❖ اَطْعَمَنَا

نَقْعًا ❖ بُرُوْجْ ❖ مُحِيْطْ ❖ اِهْدِنَا

تختی نمبر ⑫ مشق سکون (جزم)

جس حرف پر جزم ـْـ ہو اس کو پیچھے والے حرف سے ملا کر پڑھتے ہیں۔ جزم والے حرف کو ساکن کہتے ہیں۔ ہمزۂ ساکنہ کے پڑھنے میں جھٹکا ہوتا ہے۔

تَجْرِیْ	تَقْوٰی	یُغْنِیْ	نُشِرَتْ
رُفِعَتْ	یَنْقَلِبُ	لَیْسَ	حُشِرَتْ
یَعْلَمُ	سُطِحَتْ	یُوَسْوِسُ	یُسْقَوْنَ

وَالْقَتْ ۔ اَفَلَا یَعْلَمُ ۔ اِذَا بُعْثِرَ

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۔ هَلْ

اَتٰىكَ ۔ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ

اِقْرَاْ ۔ يُؤْتُوْنَ ۔ جِئْنَا ۔ يَاْمُرُوْنَ

تختی نمبر ⑬ تشدید ــّـ

۱ تشدید کی آواز میں ایک قسم کی سختی ہوتی ہے ۲ ن اور م پر تشدید ہو تو غنہ ہوگا ۳ ناک میں تھوڑی دیر آواز کو روکنا غنہ کہلاتا ہے۔ ۴ غنہ کی مقدار ایک الف کے برابر ہے جیسے: اَنْ نَ = اَنَّ

اَبَّ	اِبَّ	اُبَّ	اَبِّ	اِبِّ	اُبِّ
اَتَّ	اِتَّ	اُتَّ	اَتِّ	اِتِّ	اُتِّ
اِجَّ	اِجِّ	اِجُّ	اُجَّ	اُجِّ	اُجُّ
اَبًّا	اِبًّا	اُبًّا	اَبٍّ	اِبٍّ	اُبٍّ
بَبُّ	بِبُّ	بُبُّ	تَبًّا	تِبٍّ	تُبُّ
جَبَّ	جِبَّ	جُبَّ	جَبِّ	جِبِّ	جُبِّ
فَعَّ	فَعًّا	كُوِّ	تَوَّا	سُجِّ	عَلَّ
حُضُّ	حَيَّ	عَلَيَّ	اِيَّاكَ	يَظُنُّ	ثُمَّ

سُيِّرَتْ	سُعِّرَتْ	عُطِّلَتْ

یہ چند مثالیں ہیں زبانی مشق کرائیں، ہر ایک حرف تمام حرفوں سے ملا کر امتحان لیتے رہیں۔

۱ پہلے تشدید کا نام یاد کرائیں اور اس کی شکل سمجھا دیں۔ ۲ پھر بتلا دیں کہ جس حرف پر تشدید ہو اس کو ہجے کرنے میں دو مرتبہ پڑھتے ہیں ایک بار پہلے حرف سے ملا کر اور ایک بار خود اسے۔

تختی نمبر ⑭ رائے ساکنہ و مشددہ

۱ جزم والی رْ کو رائے ساکنہ کہتے ہیں اور تشدید والی رّ کو رائے مشددہ کہتے ہیں

۲ ر پر زبر یا پیش ہو تو ر پُر ہوگی زیر ہو تو باریک ہوگی ۳ رائے ساکنہ سے پہلے زبر یا پیش ہو تو ر پُر ہوگی اور زیر ہو تو رائے ساکنہ باریک ہوگی۔ (باقی قواعد طریقہ تعلیم میں ملاحظہ ہوں)

(حروف مستعلیہ سات ہیں: | خ | ص | ض | غ | ط | ق | ظ | ان کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ)

اس سبق میں ر کو پُر کر کے پڑھنا چاہیے

اَرْسَلْنَا ۔ قُرْاٰنٌ ۔ يَغْرُرْكَ ۔ رُبَمَا

رَءُوْفٌ ۔ مُسْتَقِرٌّ ۔ مَرَّةً ۔ بِرٌّ

رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۔ اَمِ ارْتَابُوْا ۔ اِرْجِعِيْ

فِرْقَةٌ ۔ مِرْصَادًا ۔ قِرْطَاسٍ

اس سبق میں ر کو باریک کر کے پڑھنا چاہیے۔

اُمِرْتُ ۔ مُنْهَمِرٌ ۔ وَاصْبِرْ

مِنْ شَرِّ ۔ بَرِّ ۔ بِرِّ ۔ دُرِّيٌّ

مُسْتَمِرٍّ ۔ ذُرِّيَّةً ۔ تُحَرِّمُ

تختی نمبر ۱۵ حروف قمری وحروف شمسی

۱ الف لام اگر حروف قمری کے شروع میں ہوں تو صرف ل پڑھا جائے گا۔ الف کو نہ پڑھیں گے جیسے وَالْقَمَرِ، حروف قمری ۱۴ ہیں: ب ج ح خ ع غ ف ق ك م و ہ ء ی

۲ الف لام اگر حروف شمسی کے شروع میں ہوں تو ا اور ل کو نہ پڑھیں گے بلکہ بعد والے حرف سے ملا کر پڑھیں گے جیسے وَالشَّمْسِ۔ حروف شمسی بھی چودہ ہیں ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن

حروف قمری	وَالْقَمَرِ ۔ وَالْيَتٰمٰى ۔ وَالْاَقْرَبِيْنَ
	مَا الْقَارِعَةُ ۔ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
حروف شمسی	اِذَا الشَّمْسُ ۔ كَانَ النَّاسُ
	يَقُوْلُ الرَّسُوْلُ ۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

تختی نمبر ۱۶ لفظ اَللّٰہ کا قاعدہ

لفظ اللہ کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لفظ اللہ کے لام کو پُر پڑھیں گے اور اگر زیر ہو تو لفظ اللہ کے لام کو باریک پڑھیں گے۔ (لفظ اللہ کے لام کے علاوہ ہر لام باریک پڑھا جائے گا)

زبر	اِنَّ اللّٰهَ ۔ قَالَ اللّٰهُ ۔ سَمِعَ اللّٰهُ
پیش	حُدُوْدُ اللّٰهِ ۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ ۔ خَلْقُ اللّٰهِ
زیر	بَلِ اللّٰهُ ۔ دِيْنِ اللّٰهِ ۔ اَمْرِ اللّٰهِ

تختی نمبر ⑰ وقف کرنے کے قاعدے

وقف کے معنی ٹھہرنا یعنی قرآن پاک پڑھتے پڑھتے کس طرح ٹھہرے

ایسے گول نشان ○ کو آیت کہتے ہیں۔ ۱ زبر، زیر، پیش، دوزیر، دوپیش پر وقف کرنا ہو تو آخری حرف پر جزم دے کر سانس توڑیں۔ اسی کو وقف کرنا کہتے ہیں۔ ۲ دوزبر پر وقف کرنا ہو تو ایک زبر کے ساتھ الف پڑھا جاتا ہے جیسے اَحَدًا سے اَحَدَا ۳ گول تا (ۃ) پر وقف کرنا ہو تو وہ ہائے ساکنہ (ہْ) بن جاتی ہے جیسے جَارِیَۃٌ سے جَارِیَہْ۔ (تعوذ اور تسمیہ کو زبانی یاد کرایا جائے)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اِیَّاكَ
نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○ قُلْ ھُوَ
اللّٰہُ اَحَدٌ ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ○
فِیْھَا عَیْنٌ جَارِیَۃٌ ○ تُسْقٰی مِنْ
عَیْنٍ اٰنِیَۃٍ ○ لَا تَسْمَعُ فِیْھَا لَاغِیَۃً ○

تختی نمبر ⑱ تشدید معہ تشدید

عِلِّيُّوْنَ	يَزَّكّٰى[1]	يَذَّكَّرُ
مُزَّمِّلُ	مُدَّثِّرُ	عِلِّيِّيْنَ

تختی نمبر ⑲ مد کا بیان

۱) حروف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو تو مدِّ متصل (مدِّ واجب بمعنی اہم) ہوگا۔

۲) حروف مدہ کے بعد اگر ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو مدِّ منفصل (مدِّ جائز) ہوگا۔

۳) حروف مدہ کے بعد والے حرف پر اگر جزم یا تشدید ہو تو مدِّ لازم ہوگا۔

(ایک الف سے زائد کھینچ کر پڑھنے کو مد کہتے ہیں)

مدِّ متصل	جَآءَ ۔ سِيْٓـَٔتْ ۔ سُوْٓءُ
مدِّ منفصل	فِيْٓ اَمْرِنَا ۔ لَآ اُقْسِمُ ۔ قَالُوْٓا اِنَّا
مدِّ لازم	آٰلْـٰٔنَ ۔ حَآجُّوْكَ ۔ وَالصّٰٓفّٰتِ[1]

[1] اس کے ہجے ہدایت تختی نمبر ۱۹ میں دیکھیے!

تختی نمبر ۲۰ تشدید بعد حروفِ مدّہ

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ○ فَاِذَا

جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ○ فَاِذَا

جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ○ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى

طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ○ وَاِذَا رَاَوْهُمْ

قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ○

تختی نمبر ۲۱ حروفِ مقطّعات

الٓمّٓ	الٓمّٓصٓ	الٓرٰ	الٓمّٓرٰ	كٓهٰيٰعٓصٓ
طٰهٰ	طٰسٓمّٓ	طٰسٓ	يٰسٓ	صٓ
حٰمٓ	حٰمٓ	عٓسٓقٓ	قٓ	نٓ

تختی نمبر ۲۲ میم ساکن کے قاعدے

① اِدْغَامِ شَفَوِی:۔ میم ساکن کے بعد م آئے تو م کو م سے ملا کر غنہ کے ساتھ پڑھا جائے گا۔
② اِخْفَاءِ شَفَوِی:۔ میم ساکن کے بعد ب آئے تو غنہ کے ساتھ اخفاء ہوگا۔
③ اظہارِ شَفَوِی:۔ میم ساکن کے بعد ب اور م کے علاوہ کوئی اور حرف بالخصوص و یا ف آئے تو م کو ظاہر کر کے پڑھنا چاہئے جیسے اردو میں ہم، تم کی م

اِدغامِ شَفوی

اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ○ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ ○

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ❖ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○

اِخفاءِ شَفوی

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ ❖ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ

وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ . فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ

اِظہارِ شَفوی

هُمْ فِيْهَا . لَكُمْ دِيْنُكُمْ . لَمْ يَلْبِسُوْا

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ . لَهُمْ اَجْرٌ

تختی نمبر ۲۳ اِقلاب

تنوین یانون ساکن کا قاعدہ ۳

تنوین یانون ساکن کے بعدب آئے تون کو م سے بدل کرغنہ اور اخفاء کے ساتھ پڑھیں گے۔اس کو اقلاب کہتے ہیں۔ ہجے مثلاً مَنْ بَخِلَ کے اس طرح ہوں گے (م۔م زبر مَمْ۔ب زبر بَ۔مَمْبَ خ زیر خِ۔مَمْبَخِ۔ل زبر لَ۔ مَنْ بَخِلَ

مَنْ بَخِلَ ۔ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ○

مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ ۔ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ○

مِنْ بَعْدِ ۔ مُطَهَّرَةٍ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ○

بِذَنْبِهِمْ ۔ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○

سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۔ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۔ رَجْعٌ بَعِيدٌ

رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَى

تختی نمبر ۲۴ ادغام یرملون

تنوین یا نون ساکن کا قاعدہ ۴

حروف ادغام ۶ ہیں ی ر م ل و ن جن کا مجموعہ یَرۡمَلُوۡن ہے۔تنوین یا نون ساکن کے بعد حروف یَرۡمَلُوۡن میں سے کوئی حرف آجائے تو ل اور ر کی صورت میں بغیر غنہ کے ملا کر پڑھیں گے۔اس کو ادغام بلاغنہ اور ادغام تام بھی کہا جاتا ہے۔

الف۔ مشق ادغام بلاغنہ

ادغام ر

مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ۔ مِنۡ رَّبِّكَ

غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۔ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ

ادغام ل

مِنۡ لَّدُنۡهُ ۔ كُلٌّ لَّهٗ ۔ يَكُنۡ لَّهٗ

رِزۡقًا لَّكُمۡ ۔ اُفٍّ لَّكُمۡ ۔ مِنۡ لَّبَنٍ

ب۔ مشق ادغام مع الغُنّہ

تنوین یا نون ساکن کے بعد حروفِ یَرْمَلُون میں سے | ی | و | م | ن | (یومن) دوسرے کلمہ میں آویں تو غنہ کے ساتھ ملا کر پڑھیں (اس کو ادغام مع الغُنّہ اور ادغام ناقص بھی کہتے ہیں)

ادغام ی	خَيْرًا يَّرَهٗ	لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ	مِنْ يَّوْمٍ
	مَنْ يَّقُوْلُ	وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ	اَنْ يَّشَآءَ
ادغام و	اِلٰهًا وَّاحِدًا	رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ	اِنْ وَّهَبَتْ
	مِنْ وَّرَآئِهِمْ	جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ	مَنْ وُّعِدَ
ادغام م	رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ	صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا	
	رَحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ	مِنْ مِّثْلِهٖ	
ادغام ن	مِنْ نَّبِيٍّ	نُوْرًا نَّهْدِيْ	عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ
	لِمَنْ نُّرِيْدُ	فَمَنْ نَّكَثَ	يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ

تختی نمبر ۲۵ رسم الخط

رسم الخط یعنی لکھنے کا طریقہ : قرآن میں بہت جگہ ا ، و ، ی لکھے ہوئے ہیں مگر پڑھے نہیں جاتے ان پر نشان (× ٥) بنا ہوا ہے۔ نیچے کے نقشہ میں وہ الفاظ لکھ دئے گئے ہیں۔ لفظ اَنَا میں نون کے بعد کا الف کہیں نہیں پڑھا جائے گا۔ اَنَ کی طرح پڑھیں گے جب کہ اس پر وقف نہ کریں۔ ہر خانہ میں لکھنے کے طریقے کے ساتھ پڑھنے کا طریقہ بھی درج ہے۔

اَفَاْئِنْ مَّاتَ	لَاْاِلَى اللّٰهِ	اَنْ تَبُوْٓءَاْ
اَفَئِنْ مَّاتَ	لَاِلَى اللّٰهِ	اَنْ تَبُوْٓءَ
پ ٤ ع ٦ ، پ ١٧ ع ٣	پ ٤ ع ٨	پ ٦ ع ٩
مِنْ نَّبَاْیِٔ	مَلَاْئِهٖ	وَلَاْاَوْضَعُوْا
مِنْ نَّبَئِ	مَلَئِهٖ	وَلَاَوْضَعُوْا
پ ٧ ع ١٠	پ ٩ ع ٣ اور پانچ جگہ ہے	پ ١٠ ع ١٣
ثَمُوْدَاْ	لِتَتْلُوَاْ	لَنْ نَّدْعُوَاْ
ثَمُوْدَ	لِتَتْلُوَ	لَنْ نَّدْعُوَ
پ ١٢ ع ٦ ، پ ٢٠ ع ١٦	پ ٢٧ ع ٧ ، پ ١٣ ع ١٠	پ ١٥ ع ١٤
لِشَاْیْءٍ	لٰكِنَّاْ	لَاْاَذْبَحَنَّهٗ
لِشَیْءٍ	لٰكِنَّ	لَاَذْبَحَنَّهٗ
پ ١٥ ع ١٦	پ ١٥ ع ١٧	پ ١٩ ع ١٧

لِيَرْبُوْاْ فِيْ	لَاْ اِلَى الْجَحِيْمِ	لِيَبْلُوَاْ
لِيَرْبُوْ فِيْ	لَاِلَى الْجَحِيْمِ	لِيَبْلُوَ
پ۲۱ ع۷	پ۲۳ ع۶	پ۲۶ ع۵

نَبْلُوَاْ	بِئْسَ الِاسْمُ	لَاْ اَنْتُمْ اَشَدُّ
نَبْلُوَ	بِئْسَ لِسْمُ	لَاَنْتُمْ اَشَدُّ
پ۲۶ ع۸	پ۲۶ ع۱۴	پ۲۸ ع۵

سَلَاسِلَاْ	قَوَارِيْرَاْ ۱	مَلَاْئِهِمْ
سَلَاسِلَ	قَوَارِيْرَ	مَلَئِهِمْ
پ۲۹ ع۱۹	پ۲۹ ع۱۹	پ۱۱ ع۱۴

❖ وَلَاْ اَنَاْ عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ	مُوْسٰى	عِيْسٰى
وَلَاَ اَنَ عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ	مُوْسَا	عِيْسَا
پ۳۰ سورہ کافرون — متعدد جگہ ہیں	متعدد جگہ ہیں	متعدد جگہ ہیں

زَكٰوةَ	صَلٰوةَ	حَيٰوةِ	مِشْكٰوةٍ
زَكَاتَ	صَلَاتَ	حَيَاتِ	مِشْكَاتٍ
پ۳۰ (متعدد جگہ ہیں)	پ۱ ع۱	پ۲	پ۱۸

❖ لفظ اَنَا پر اگر سانس ٹوٹے تو الف پڑھا جائے گا۔ لوٹا کر پڑھنے پر وہی اَنَ کی طرح پڑھیں گے۔

۱ اور قَوَارِيْرَا (سورہ دھر، پہلے والے میں) اور لٰكِنَّا میں بھی الف وقف کی حالت میں پڑھا جاتا ہے۔

تختی نمبر ۲۶ علاماتِ وقف[1]

یعنی قرآن پاک پڑھتے پڑھتے کس طرح کہاں ٹھہرے اور کہاں نہ ٹھہرے اس کے لئے نیچے لکھی ہوئی علامات قرآن مجید میں جگہ جگہ بنی ہوتی ہیں اس کے موافق وقف کرے۔

علامات	تشریح	علامات	تشریح
○	اس علامت کو آیت کہتے ہیں یہاں ٹھہرنا چاہئے	مع ⁘ ⁘	یہ معانقہ کی علامت ہے۔ دو جگہ تین تین نقطے لکھے ہوتے ہیں ان میں سے ایک جگہ ٹھہرے اور ایک جگہ ملا کر پڑھے۔
۵	یہ مثل ○ کے حکم کے ہے۔	قف	یہاں ٹھہر جائے تو کوئی حرج نہیں۔
م	یہ وقف لازم کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا ضروری (اہم) ہے۔	صل	یہاں بھی ٹھہر سکتے ہیں مگر نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ط	وقف مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہئے۔	صلے	یہاں ملا کر پڑھنا چاہئے۔
ج	وقف جائز کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔	لا	یہ علامت کہیں آیت پر ہوتی ہے اس پر ٹھہرنا جائز ہے اور جہاں عبارت کے درمیان "لا" ہو وہاں ٹھہرنا جائز نہیں۔
ز	یہاں ٹھہرنے کی اجازت دی گئی ہے		
ص	یہاں ضرورت کے وقت ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔	س یا سکتہ	یہاں تھوڑی دیر آواز بند کرے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔
ق	یہاں ٹھہرنے میں کوئی حرج نہیں	وقفہ	یہاں سکتہ سے زیادہ آواز بند کرے اور سانس نہ ٹوٹنے پائے۔
ك	اس کا مطلب یہ ہے کہ پچھلی آیت میں جو علامت آچکی ہے وہی یہاں بھی ہے		

[1] ہدایت: (۱) جہاں کئی علامات (صلے قلی) ہوں تو اوپر والی پر عمل بہتر ہے۔ (۲) آیت کے بیچ میں اگر سانس ٹوٹے تو تختی نمبر ۱۷ کے موافق سانس توڑے پھر کچھ پیچھے سے لوٹا کر پڑھے۔

تختی نمبر ۲۷ اجرائے قواعد

جَزَآءً ❖ حَدَآئِقَ ❖ مَلٰٓئِکَۃُ ❖ اُولٰٓئِکَ

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ○ وَکُلُّ اَمْرٍ

مُّسْتَقِرٌّ ○ اَلَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ○

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا

بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ ○ۛ

سَلٰمٌ ۛقف ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○ۚ

ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ نِ الَّذِیْ ۰ اِھْدِنَا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ لَا تَحْمِلُ

رِزْقَھَا ۖ قٓ اللّٰہُ یَرْزُقُھَا ۰ وَلَاَجْرُ

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ م لَوْكَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

فَذَكِّرْ قف اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۰ وَ

لِيَتَمَتَّعُوْا وقفة فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَ

لَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ سكتة ط قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ ۰

كَلَّا بَلْ سكتة رَانَ ۰ وَقِيْلَ مَنْ سكتة رَاقٍ ۝

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط قَالُوْا بَلٰى ج شَهِدْنَآ

اَنْ تَقُوْلُوْا ۰ اِرْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ ج فَادْخُلِيْ

فِيْ عِبٰدِيْ ۝ لا وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝

تختی نمبر ۲۸ کلمات اسلام

ھدایت: بچوں کو اچھی طرح زبانی مع ترجمہ یاد کرا دیے جاویں۔

کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

ترجمہ: اللہ کی ذات (ہر عیب سے) پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہی

وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْـبَرُ وَ لَا

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں ہے

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند عظمت والا ہے

کلمہ توحید

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْـدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَـهٗ، لَـهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ

کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

کلمہ سید الاستغفار

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ، وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى
عَهْدِكَ، وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ

بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ

فَاِنَّهٗ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ

وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

اذان واقامت کی بعض غلطیاں

جن کی طرف عام طور پر توجہ نہیں ہوتی۔

اذان کی عظمت ووقعت بچوں کے دلوں میں بٹھلائیں اور کلمات اذان و اقامت کی عملی مشق بھی بتدریج کرائیں۔

اذان میں متعدد غلطیاں ہوتی ہیں مثلا اِلٰہَ. رَسُوْلُ میں حرف مدہ کو بڑھانا، حَیَّ میں زبر کھینچنا عَلَی الصَّلٰوۃِ میں ع کو حذف کردینا۔ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ میں صَلٰوۃُ کے ل کو بہت کھینچنا۔ اسی طرح لفظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ میں لفظ اللہ کے ل کو مد طبعی سے زیادہ کھینچنا۔ شرح وقایہ میں اس قسم کی اغلاط کی طرف مجملاً توجہ دلائی گئی ہے۔

اقامت میں ہر کلمہ پر سانس توڑ دینا، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ میں ت کی حرکت کو ظاہر کرنے کا عام رواج ہے جو صحیح نہیں ہے۔ (سبیل الفلاح ۷ مولفہ حضرت ہردوئیؒ)

اذان کی طرح اقامت بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت چہرہ کو داہنی اور بائیں جانب پھیرنا مستحب ہے۔ (شامی۔ درمختار۔ امداد الفتاوی)

اقامت میں آخری کلمہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو ایک ہی سانس میں کہنا چاہیے۔

اذان واقامت کے کلمات

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ○ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ○ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ○ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ ○ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمُ ۔ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمُ بھی دو مرتبہ کہنا چاہئے اور اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ کہنا چاہئے۔